’’حیرت انگیز قرآن‘‘ (۳)

تحریر: گیری ملر

ترجمہ: خالد آفتاب

نیو کیتھولک انسائیکلو پیڈیا میں اس مضمون کے متعلق ایک بہت دلچسپ حوالہ موجود ہے۔ قرآن پاک کے متعلق ایک آرٹیکل میں کیتھولک چرچ بیان کرتا ہے: صدیاں گزر گئیں، قرآن پاک کی ابتداء سے متعلق بہت سے نظریات پیش کئے گئے، لیکن آج تک کسی بھی عقلمند انسان نے ان نظریات کو تسلیم نہیں کیا۔ اب یہاں یہ قدیم ترین کیتھولک چرچ جو کہ صدیوں پرانا ہے، ان تمام فضول کوششوں کو رد کرتا ہے جو کہ قرآن پاک کی وضاحت کے متعلق پیش کی گئی ہیں۔ دراصل قرآن پاک کیتھولک چرچ کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ چرچ یہ کہتا ہے کہ یہ ایک آسمانی صحیفہ ہے اس لئے وہ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ نہیں، بلکہ یقینی طور پر وہ اس میں سے کوئی غلط ثبوت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو کہ اس میں ہے ہی نہیں اور نہ ہی وہ اس کی کوئی پائیدار وضاحت دے سکتے ہیں۔ لیکن وہ کم از کم اپنی تحقیق میں بالکل دیانت دار ہیں، لہٰذا انہوں نے پہلے سے قائم شدہ غیر حقیقی تشریحات کو رد کر دیا۔ چرچ نے بیان دیا کہ چودہ سو سال قبل کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ اس قدر عقل پر مبنی تشریحات پیش کر سکے لہٰذا یہ صرف ایک مقدس آسمانی صحیفہ ہی ہے۔ چلیں کم از کم انہوں نے تسلیم تو کیا کہ قرآن پاک اتنا آسانی سے برخاست کیا جانے والا مضمون نہیں ہے۔ یقینی طور پر دوسرے لوگ بہت کم دیانت دار ہیں۔ وہ فوراً یہ کہتے ہیں: اوہ قرآن! یہ یہاں سے آیا، یہ وہاں سے آیا۔ دراصل انہوں نے قرآن پاک کی صداقت کو جانا ہی نہیں ہوتا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ یقینی طور پر کیتھولک چرچ کی طرف سے اس بیان نے تمام تر عیسائیوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ قرآن پاک کے متعلق یہ ان کا اپنا کوئی خیال ہی ہو۔ لیکن چرچ کا ایک فرد ہونے

کے ناطے وہ اپنے کسی نظریئے پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس قسم کا کوئی بھی عمل چرچ کی رکنیت' فرمانبرداری' اطاعت اور وفاداری کے تقاضوں کے برعکس ہوگا۔ ممبر شپ کی وجہ سے اس کو بغیر کسی قسم کے سوال کے یہ ماننا پڑتا ہے جو چرچ اعلان کرتا ہے اور اس کی تعلیمات کو روزمرہ کے معمول کے حصہ بنانا پڑتا ہے۔ الغرض اگر تمام کیتھولک چرچ یہ بیان دیتے ہیں کہ قرآن پاک کے بارے میں غیر تصدیق شدہ اطلاعات کو بالکل نہ سنا جائے تو پھر اسلام کے نقطۂ نگاہ کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے۔ حالانکہ غیر مسلم بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں واقعی وہ کچھ ہے جس کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ پھر کیوں یہ لوگ اس وقت ضدی' مخالفانہ اور اڑیل قسم کے سوالات کرتے ہیں جب مسلمان بھی بالکل یہی نظریہ پیش کرتے ہیں۔ دراصل یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو سوچ بچار اور غور و فکر کے لئے ذہن رکھتے ہیں۔

حال ہی میں ایک بہت بڑے کیتھولک چرچ کے دانشور اور چرچ کے ایک باعزت رکن ہینز (Hans) نے قرآن پاک کا مطالعہ کیا اور جو کچھ اس نے پڑھا اس کے بارے میں انتہائی جانچ پڑتال اور بہت محتاط تحقیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ''خدا بذریعہ انسان' انسان سے مخاطب ہوا جو کہ حضرت محمد ﷺ ہیں''۔ کیتھولک چرچ کے ایک اور بڑے دانشور نے اقرار کیا کہ میں بذات خود اس نتیجے پر پہنچا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ پاپائے روم (Pope) اس سے اتفاق نہیں کریں گے۔ تاہم اس بات سے لوگوں کی رائے میں مسلمانوں کے نظریات کی دفاعی صورت حال کو بہت استحکام ملا ہے اور اس حقیقت کا سامنا کرتے ہوئے اس نے بڑے قابل تحسین الفاظ میں کہا کہ قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو اتنی آسانی کے ساتھ دھکیل کر ایک طرف لگا دیا جائے۔ اور یہ کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی ان الفاظ کا اصل سرچشمہ ہے۔ جیسا کہ اوپر دی گئی معلومات سے واضح ہے کہ ہر طرح کے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ چنانچہ قرآن کے مسترد کئے جانے کا کوئی امکان موجود نہیں ہے' کیونکہ اگر قرآن پاک ایک مقدس آسمانی صحیفہ نہیں ہے تو پھر (نعوذ باللہ) یہ ایک مکاری اور چالبازی ہے اور اگر یہ (نعوذ

باللہ) ایک مکاری اور چالبازی ہے تو اس کا سرچشمہ کیا ہے اور کہاں اس نے ہمیں دھوکہ دیا ہے؟ درحقیقت ان سوالوں کے صحیح جوابات ہی قرآن پاک کے مستند ہونے پر روشنی ڈالیں گے اور یقین نہ لانے والوں کے تلخ اور غیر حقیقی دعوؤں کو خاموش کر دیں گے۔ یقینی طور پر اگر لوگ یہ اصرار کریں کہ قرآن پاک (نعوذ باللہ) ایک دھوکہ ہے تو پھر ضرور ان کو اس کا کوئی ثبوت فراہم کرنا چاہئے کیونکہ ثبوت کی ذمہ داری ان پر ہے' ہمارے اوپر نہیں۔ کوئی بھی شخص اچھے خاصے تصدیق شدہ حقائق کے بغیر ایسا نظریہ کبھی پیش نہیں کرسکتا۔ اس لئے میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایک دھوکہ تو بتاؤ۔ دیکھو قرآن پاک نے مجھے کہاں دھوکہ دیا؟ مجھے دکھاؤ' ورنہ یہ مت کہو کہ یہ ایک دھوکہ ہے۔

قرآن پاک کا ایک اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ یہ کس طرح حیرت انگیز عوامل کے متعلق ہمیں بتاتا ہے جو کہ نہ صرف ماضی بلکہ موجودہ دور سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اصل میں قرآن پاک کوئی پرانا مسئلہ نہیں ہے' بلکہ غیر مسلموں کے لئے آج بھی یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس لئے کہ قرآن پاک ہر روز' ہر ہفتے' ہر مہینے اور ہر سال زیادہ سے زیادہ ثبوت لاتا ہے کہ قرآن پاک ان کے مقابل ایک طاقت ہے جس کے مستند ہونے کو کوئی بھی چیلنج نہیں کرسکتا۔ مثال کے طور پر قرآن پاک کی ایک آیت میں ذکر ہوتا ہے:

﴿اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الانبیاء: ۳۰)

''کیا یقین نہ لانے والے دیکھتے نہیں کہ آسمان اور زمین ایک دوسرے کے ساتھ باہم ملے ہوئے تھے' پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے تخلیق کیا۔ کیا وہ اب بھی یقین نہیں کرتے؟''

یہ بالکل وہی دعویٰ ہے جس پر ۱۹۷۳ء میں ایک کافر (قرآن پر یقین نہ رکھنے والے) جوڑے کو نوبل انعام دیا گیا۔ قرآن پاک کائنات کی تخلیق کے بارے میں انکشاف کرتا ہے کہ کس طرح اس کی ابتداء ایک ٹکڑے سے ہوئی اور انسانیت آج تک اس کی تصدیق کر رہی ہے۔ مزید برآں آج سے چودہ سو سال پہلے لوگوں کو اس بات پر

قائل کرنا کہ تمام زندہ چیزیں پانی سے تخلیق کی گئی ہیں، کوئی اتنا آسان کام نہیں تھا۔ آپ خود سوچیں کہ اگر آج سے چودہ سو سال قبل صحرا میں کھڑے ہو کر آپ اس بات کا دعویٰ کرتے کہ تمام زندہ چیزیں پانی سے تخلیق کی گئی ہیں تو کیا کوئی آپ کی اس بات کا یقین کرتا؟ خوردبین کی ایجاد سے پہلے اس کا ثبوت فراہم کرنا ممکن نہ تھا۔ ان کو اس بات کا انتظار کرنا پڑا کہ خلیئے کے بنیادی حصے سائیٹو پلازم کا ۸۰ فیصد پانی پر مشتمل ہے۔ یہ شہادت بالکل درست ثابت ہوئی اور ایک بار پھر قرآن پاک وقت کے معیار پر قائم و دائم ثابت ہوا۔

قرآن پاک میں ایک اور مثال ہے کہ ایک آیت میں مسلمانوں اور یہودیوں کے باہمی تعلقات کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ ایک بہت محتاط آیت ہے اور اس کی وسعت مذاہب کے انفرادی ارکان کے تعلقات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کے دو گروہوں کے باہمی تعلقات کا مجموعی طور پر خلاصہ بیان کرتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ عیسائی ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ بہتر سلوک کریں گے بہ نسبت یہودیوں کے۔ دراصل اس آیت کے اصلی اور حقیقی معانی سمجھنے کے بعد ہی اس بیان کے بھرپور اثر کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے عیسائیوں اور یہودیوں نے اسلام قبول کیا ہے لیکن مجموعی طور پر یہودی طبقہ اب بھی اسلام کا مشہور دشمن ہے۔ اور بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ قرآن پاک نے اس قدر واضح طور پر اس بات کا اعلان کیا ہے۔ درحقیقت یہ یہودیوں کے پاس ایک سنہری موقعہ ہے کہ وہ قرآن پاک کو (نعوذ باللہ) غلط ثابت کر سکیں کہ یہ ایک آسمانی صحیفہ نہیں ہے۔ ان سب کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو منظّم کریں اور کچھ سال مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کریں اور پھر کہیں کہ اب تمہاری مقدس کتاب ان کے متعلق کیا کہتی ہے۔ جو دنیا میں اب ایک دوسرے کے بہترین دوست ہیں؟ کیا تمہارے بہترین دوست عیسائی ہیں یا یہودی؟ دیکھو، ہم یہودی تمہارے ساتھ کتنا اچھا سلوک کر رہے ہیں! ان کو یہ تمام چیزیں کرنی ہوں گی قرآن پاک کو غیر مستند ثابت کرنے کے لئے، جو کہ انہوں نے چودہ

سوسال تک نہیں کیا۔ لیکن ہمیشہ کی طرح یہ پیشکش ان کے لئے اب بھی موجود ہے۔

قرآن پاک کی سولہویں سورۃ (النحل) میں شہد کی مکھی کا تذکرہ (مؤنث کے صیغے میں) کیا گیا ہے (جس سے معلوم ہوتا ہے) کہ مادہ مکھی خوراک حاصل کرنے کے لئے اپنے چھتے سے نکلتی ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے ہمیں ایک ماہر کی خدمات حاصل کرنا پڑیں اور اس ماہر نے یہ انکشاف کیا کہ نر مکھی خوراک حاصل کرنے کے لئے کبھی بھی چھتے سے باہر نہیں نکلتی۔

شیکسپیئر (Shakespear) کے ایک ڈرامے ہنری دی فورتھ (Henry the Fourth) میں کچھ کردار مکھی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ مکھیاں سپاہی ہیں اور ان کا ایک بادشاہ ہوتا ہے۔ شیکسپیئر کے دور میں لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یہ جو مکھیاں ہمیں اِدھر اُدھر دکھائی دیتی ہیں نر مکھیاں ہیں۔ یہ اپنے چھتے میں جاتی ہیں اور اپنے بادشاہ کو جواب دیتی ہیں، جو کہ ہر حال میں غلط تھا۔ درحقیقت یہ مادہ مکھیاں ہیں اور یہ اپنی ملکہ کو جواب دہ ہوتی ہیں، جبکہ جدید سائنسی تحقیق کو اس بات کو سمجھنے کے لئے تین سوسال سے زیادہ کا عرصہ لگا۔

قرآن پاک میں سورج کے متعلق بھی ذکر ہے کہ کس طرح یہ خلا میں سفر کرتا ہے۔ قرآن پاک میں آتا ہے کہ یہ اپنی ہی حرکت کے نتیجے میں چلتا ہے۔ خلا میں سورج کی اس حرکت کو بیان کرنے کے لفظ ''سَبَـــــــحَ'' کا استعمال کیا گیا ہے۔ عربی کے لفظ ''سَبَـحَ'' کے اصلی مفہوم کو سمجھنے کے لئے پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اس لفظ کی تفصیلی وضاحت کو سمجھے۔ اس کے لئے یہ مثال بیان کی جاسکتی ہے کہ اگر ایک شخص پانی میں ہوتو اس کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لئے عربی کا لفظ ''سَبَــحَ'' (تیرنا) استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے حرکت کررہا ہے نہ کہ کسی ایسی قوت کی وجہ سے جو کہ باہر سے براہِ راست اس کے جسم پر اثر انداز ہورہی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سورج بغیر کسی قسم کے کنٹرول کے خلا میں اڑ رہا ہے، یعنی کہ اس کو فضا میں پھینکا گیا ہے، بلکہ اس کا انتہائی سادہ مطلب یہ ہے کہ اس کی حرکت مُڑنے

اور گھومنے کی وجہ سے ہے اور قرآن پاک اسی بات کی تصدیق کرتا ہے۔ کیا یہ دریافت کرنا اتنی آسان بات تھی؟ کیا کوئی عام شخص یہ بتا سکتا ہے کہ سورج (اپنے ہی محور کے گرد) گھوم رہا ہے؟ صرف جدید دور میں ہی حساس آلات کا حصول ممکن ہو سکا اور جس سے سورج کے عکس کو میز کے اوپر واضح کرنے کے بعد اس کا مطالعہ کیا گیا۔ اور اس سارے عمل کے دوران یہ دریافت کیا گیا کہ نہ صرف سورج پر تین نشانات ہیں بلکہ یہ نشانات ہر پچیس دن میں ایک بار حرکت کرتے ہیں اور اس حرکت کو سورج کی اپنے ہی محور کے گرد حرکت سے ظاہر کیا گیا۔ اور نتیجتاً یہ بات ثابت ہوگئی جو قرآن پاک نے آج سے چودہ سو سال قبل بیان کی اور وہ یہ کہ خلا میں سورج کی حرکت اس کی محوری گردش کی وجہ سے ہے اور ایک بار پھر قرآن پاک وقت کے معیار پر قائم دائم ثابت ہوا۔

اگر چودہ سو سال قبل کے دور پر نظر دوڑائی جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ لوگ وقت کی حلقہ بندی سے بالکل ناواقف تھے اور اس کے بارے میں قرآن پاک کے بیانات حیرت انگیز طور پر واضح ہیں۔ یہ بات حیران کن حد تک درست ہے' حتیٰ کہ اس جدید دور میں بھی۔ اور وہ یہ کہ ایک ہی وقت میں ایک خاندان دوپہر کا کھانا کھا رہا ہے اور اسی وقت ایک خاندان شام کے کھانے سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ آج سے چودہ سو سال پہلے ایک شخص ایک دن میں تیس میل سے زیادہ سفر نہیں کر سکتا تھا اور اگر وہ انڈیا سے مراکش کے سفر پر نکلتا تو اس کو مسلسل کئی مہینے درکار ہوتے۔ اور یقیناً جب وہ مراکش میں شام کا کھانا کھاتا تو دل میں سوچتا کہ اس کے گھر والے بھی انڈیا میں اس وقت شام کا کھانا کھا رہے ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کہ وہ وقت کی ایک حلقہ بندی کو اپنے سفر کے عمل کے دوران عبور کر چکا ہے۔ تاہم یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں جو سب کچھ جانتا ہے۔ قرآن پاک اس عمل کو ایک دلچسپ آیت سے بیان کرتا ہے کہ کس طرح تاریخ ختم ہو جائے گی اور قیامت کا دن آ جائے گا۔ یہ سب کچھ ایک لمحے میں ہو جائے گا اور یہ انتہائی لمحہ کچھ لوگوں کو دن کے وقت اور کچھ لوگوں کو رات کے وقت پکڑے گا۔ یہ آیت بالکل واضح طور پر اللہ

تعالیٰ کی بے پناہ حکمتوں اور علم غیب کو ظاہر کرتی ہے جو وقت کی حلقہ بندی کے بارے میں ہے' جبکہ یہ نظریہ آج سے چودہ سو سال پہلے وجود ہی نہیں رکھتا تھا اور یقینی طور پر نہ کسی شخص کی آنکھ اور نہ ہی کسی شخص کا تجربہ اس عمل کو ملاحظہ کر سکتا تھا۔ درحقیقت یہ بذات خود قرآن پاک کے مستند ہونے کا ایک ثبوت ہے۔

یقینی طور پر کوئی بھی شخص قرآن پاک کے بہترین اندازوں کو طویل سے طویل کر سکتا ہے' لیکن مندرجہ بالا باتوں سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ محمد ﷺ نے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا تھا' اس کے باوجود آپ ﷺ نے کس طرح ہزار ہا موضوعات کے متعلق کبھی ایک بھی غلطی کیے بغیر بالکل درست اندازے پیش کیے۔ ان تمام حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نظریئے کو اسلام کے سخت ترین دشمنوں نے بھی رد کر دیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ قرآن پاک کے مصنف تھے۔

درحقیقت قرآن پاک ان تمام قسم کے دعوؤں کی لوگوں سے توقع رکھتا ہے۔ یقینی طور پر اگر کوئی شخص کسی اجنبی ملک میں داخل ہوتے ہی کسی دوسرے شخص سے یہ کہے کہ میں تمہارے باپ کو جانتا ہوں اور میں اس سے ملا ہوں تو وہ شخص آنے والے اجنبی شخص کی بات کا یقین نہ کرے گا اور اس سے کہے گا کہ تم تو اس جگہ پر نئے آئے ہو تم میرے باپ کو کیسے جان سکتے ہو؟ نتیجتاً وہ اس آنے والے اجنبی شخص سے سوال کرے گا کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ میرا باپ لمبا ہے' چھوٹا ہے' کالا ہے یا گورا ہے؟ وہ کیسا ہے؟ یقینی طور پر اگر آنے والا اجنبی شخص اس شخص کے تمام سوالوں کا صحیح طور پر جواب دے دیتا ہے تو پوچھنے والا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا خیال ہے کہ تم میرے باپ کو جانتے ہو' میں نہیں جانتا کہ تم میرے باپ کو کس طرح جانتے ہو' لیکن واقعی تم جانتے ہو ۔اور بالکل یہی صورت حال قرآن پاک کے ساتھ ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہ (قرآن پاک) اُس ہستی کی طرف سے ہے جو ہر چیز کی تخلیق کرنے والا ہے۔ تو ہر شخص کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ کہے کہ مجھے قائل کرو' اگر اس کتاب کے خالق نے واقعتاً زندگی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو تخلیق کیا ہے تو

اس کو ان سب کے بارے میں اور دوسری بھی بہت سی چیزوں کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔قرآن پاک پر تحقیق کے بعد ہر کوئی یقیناً یہ سچائی جان لے گا۔

مزید برآں ہم سب یقینی طور پر کچھ نہ کچھ جانتے ہیں لیکن ہم سب اتنے ماہر نہیں ہیں کہ ہم ہر اُس چیز کی تصدیق کر سکیں جس کا قرآن پاک دعویٰ کرتا ہے۔ایک شخص کا ایمان (یقین) بڑھتا جاتا ہے جوں جوں وہ ان سچائیوں کی تحقیق اور تصدیق کرتا ہے جو قرآن پاک میں موجود ہیں۔ ہر شخص کو زندگی بھر ایسا کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچائی کے قریب پہنچنے کے لئے راہنمائی عطا فرمائے۔آمین!

گیری ملر

☆ ☆ ☆

درحقیقت گیری ملر اور پروفیسر کیتھ مور جیسے ہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗٓ لا اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ز یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ (المائدة: ٥٤)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا' جو مؤمنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے' جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے' جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے''۔

ایک اور جگہ پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ط اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِکُمْ مَّا یَشَآءُ کَمَآ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ لا وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ﴾ (الانعام: ١٣٣'١٣٤)

''تمہارا ربّ بے نیاز ہے اور مہربانی اس کا شیوہ ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور تمہاری جگہ دوسرے جن لوگوں کو چاہے لے آئے جس طرح اس نے تمہیں کچھ اور لوگوں کی نسل سے اٹھایا ہے۔ تم سے جس چیز کا وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور تم (اللہ کو) عاجز کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡكُمۡ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیۡرًا۝﴾ (النساء:۱۳۳)

''اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے۔ اور اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے۔''

اور جو لوگ یہودیوں' عیسائیوں اور کافروں سے مدد مانگنے جاتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ م بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ط وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ۝﴾ (المائدہ:۵۱)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ' یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر ان ہی میں سے ہے۔ یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے''۔

چند دعائیں

﴿......رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡیَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ج وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِیًّا ج وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِیۡرًا۝﴾ (النساء:۷۵)

''اے ربّ ہمارے! نکال ہم کو اس بستی سے کہ جس کے باشندے ظالم ہیں۔ اور ہمارے واسطے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور مددگار پیدا کر دے!''

﴿رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِكَ فِیۡ عِبَادِكَ

الصّٰلِحِيۡنَ﴾(النمل:۱۹)

''اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں شکر ادا کروں تیری اُس نعمت کا جو تو نے مجھ پر عنایت کی اور میرے والدین پر' اور یہ کہ ایسا نیک کام کروں جو تو پسند کرے' اور مجھ کو داخل کر لے اپنی رحمت میں اپنے عبادت گزار نیک بندوں کے ساتھ۔''

﴿اِنَّ صَلَاتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ (الانعام:۱۶۲)

''میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

اور آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ:

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۞ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۵ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۞﴾

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ رحمان اور رحیم ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنا انعام کیا' جو معتوب نہیں ہوئے اور جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔''

ڈاکٹر اسرار احمد

کی علمی و فکری اور دعوتی و تحریکی کاوشوں کا نچوڑ

دعوت رجوع الی القرآن

کا منظر و پس منظر

ملنے کا پتہ: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور